نوحہ

بے شیر تین روز کا پیاسا گزر گیا
اِک شاہزادہ عالمِ غربت میں مرگیا

پانی تو ایک بوند بھی پایا نہیں مگر
کُرتا لہو میں ننھے مجاہد کا بھر گیا

روتے ہیں رن میں سر کو جھکائے ہوئے حسینؑ
یہ کیسا صدمہ شاہ کے دل پر گزر گیا

ننھے گلے میں تیر کو پیوست دیکھ کر
خنجر سا ایک باپ کے دل میں اُتر گیا

اِک ماں کے بین ہیں یہ سر دشتِ کربلا
بے شیر میری گود کا پالا کدھر گیا

اُس ماں کا حال کیا ہوا ہوگا یہ سوچیۓ
بے آب جس کا لعل جہاں سے گزر گیا

صغراؑ نے جب یہ پوچھا تڑپ کر گری ربابؑ
اماں بتایئے میرا اصغرؑ کدھر گیا

گوہرؔ نبی کے دین کو تابندہ کردیا
چھوٹا سا اِک چراغ بڑا کام کر گیا